بسم اللہ الرحمن الرحیم

بالغ بچے کا تراویح کی امامت کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک بچہ جس کی عمر 15 سال سے زائد ہے اور اسے احتلام بھی ہوتا ہے، کیا وہ تراویح میں بالغ مردوں کی امامت کر سکتا ہے؟

جواب

صورت مسئولہ میں جس بچے کا ذکر کیا گیا ہے کہ اسے احتلام بھی ہوتا ہے اور اس کی عمر 15 سال سے زائد ہے، ایسا بچہ اگر امامت کی دیگر شرائط صحت وجواز (صحیح العقیدہ، صحیح القراءۃ، صحیح الطہارۃ، فاسق معلن نہ ہونا وغیرہ) کا بھی جامع ہو تو تراویح میں بالغ مردوں کی امامت کر سکتا ہے۔ تفصیل اس میں یہ ہے کہ بالغوں کی امامت میں، خواہ نوافل وسنن میں ہو یا فرائض میں بہر صورت، امام کے لیے بالغ ہونا ضروری ہے، نابالغ کسی نماز میں بالغوں کی امامت نہیں کر سکتا اور لڑکے کے بالغ ہونے کے لیے درج ذیل میں سے کوئی ایک چیز پائی جانا کافی ہے:

یا سوتے خواہ جاگتے میں انزال ہو، یا عورت کو حاملہ کرنا، یا اس کی عمر قمری اعتبار سے پندرہ سال مکمل ہو جانا۔

ان میں سے کوئی ایک چیز بھی پائی جائے تو لڑکا بالغ ہو جاتا ہے اور صورت مسئولہ میں تو لڑکے کو احتلام یعنی نیند میں انزال بھی ہوتا ہے اور اس کی عمر بھی قمری اعتبار سے پندرہ سال مکمل بلکہ اس سے بھی زائد ہے تو وہ یقینا بالغ ہے لہذا وہ تراویح میں بالغوں کی امامت کر سکتا ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”بلوغ الغلام بالاحتلام أو الإحبال أو الإنزال، والجارية بالاحتلام أو الحيض أو الحبل، كذا في المختار. و السن الذي يحكم ببلوغ الغلام والجارية إذا انتهيا إليه خمس عشرة سنة عند أبي يوسف ومحمد - رحمهما الله تعالى - وهو رواية عن أبي حنيفة - رحمه الله تعالى - وعليه الفتوى“ ترجمہ: لڑکے کا بالغ ہونا، احتلام یعنی نیند میں انزال ہونے کے ساتھ یا عورت کو حاملہ کرنے کے ساتھ یا جاگتے میں انزال کے ساتھ ہے اور لڑکی کا بالغ ہونا، احتلام یعنی نیند میں انزال ہونے کے ساتھ یا حیض کے ساتھ یا حاملہ ہونے کے ساتھ ہے اور وہ عمر کہ جس تک پہنچنے پر لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کا حکم لگایا جائے گا وہ پندرہ سال ہے امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک اور یہی امام ابو حنیفہ سے ایک روایت ہے علیہم الرحمۃ اور اسی پر فتوی ہے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الحجر، الباب الثانی، الفصل الثانی، ج 05، ص 61، کوئٹہ)

درمختار میں ہے: "(ولا يصح اقتداء رجل بامرأة) وخنثى (وصبي مطلقا) ولو في جنازة ونفل على الأصح "ترجمہ: اور بالغ مرد کا کسی عورت اور ہیجڑے اور بچے کی کسی صورت میں اقتدا کرنا درست نہیں اگرچہ جنازہ اور نفل میں ہی ہو اصح قول کے مطابق۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج 01، ص 577، 578، کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "لڑکا بارہ سال اور لڑکی نو برس سے کم عمر تک ہر گز بالغ و بالغہ نہ ہوں گے۔ اور لڑکا لڑکی دونوں پندرہ برس کامل کی عمر میں ضرور شرعا بالغ و بالغہ ہیں، اگرچہ آثار بلوغ کچھ ظاہر نہ ہوں، ان عمروں کے اندر اگر آثار پائے جائیں، یعنی خواہ لڑکے خواہ لڑکی (کو) سوتے خواہ جاگتے میں انزال ہو یا لڑکی کو حیض آئے یا جماع سے لڑکا حاملہ کر دے یا لڑکی کو حمل رہ جائے تو یقینا بالغ و بالغہ ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 19، ص 630، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-11163

تاریخ اجراء: 07 رجب المرجب 1443ھ/09 فروری 2022ء